الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”نیکیوں کا ثواب (part01)“

(01): ”ذکر اللہ کرنے کے فائدے اور ثوابات“

D اللہ پاک کا ذکر کرنا بہت آسان اور افضل عبادت ہے۔D ذکر اللہ رضائے الٰہی پانے کا ذریعہ ہے۔Dاس کی بَرَکت سے قربِ الٰہی نصیب ہوتا اور اس کی معرفت کے دروازے کھلتے ہیں۔Dذکر کرنے والے کو خود اللہ پاک یاد فرماتا ہے۔Dذکر کرنے والا قیامت کے دن حسرت سے محفوظ ہوگا۔D کثرت سے ذکر کرنا بدبختی سے امان ہے۔Dاللہ پاک کا ذکر کرنا سکینہ نازل ہونے اور رَحمتِ الٰہی چھا جانے کا سبب ہے۔Dذِکر کی برکت سے گناہ اور خطائیں مٹ جاتی ہیں۔Dغیبت، چغلی، جھوٹ اور فحش کلامی سے زبان محفوظ رہتی ہے۔Dذکر اللہ کی برکت سے غم دور ہوتے، دل کو راحت اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔Dذکرِ الٰہی سے دل اور بدن مضبوط ہوتے اور چہرہ روشن ہوتا ہے۔Dذکر کرنے سے مشکلات آسان ہوتی اور تنگیاں دور ہوتی ہیں۔Dفرشتے ذکر کرنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔Dاللہ پاک کا ذکر کرنا رزق ملنے کا سبب ہے۔Dذکر میں مشغول رہنے والا مانگنے والوں سے زیادہ اللہ کریم کی عطا پاتا ہے۔Dہمیشہ ذکر کرنے والا جنت میں داخل ہوگا۔(تفسیر صراط الجنان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ ۴۱،۸ / ۵۲ ملخصاً) Dاللہ کا ذکر کرنے سے شیطان دل سے ہٹ جاتا ہے۔(بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ قل اعوذ برب الناس، ص ۱۲۸۹، حدیث: ۱۱۴) Dذکر کرنے والے کی آواز جہاں جہاں تک جاتی ہے وہ شے اس کی گواہ بن جاتی ہے۔(بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت، ص ۵ ملخصاً، مکتبۃ المدینہ کراچی) Dذِکْرُ اللہ دنیا و آخرت میں ہر بھلائی پانے کا ذریعہ ہے۔(ترمذی، کتاب الدعوات، ۹۵-باب، ص ۸۰۷، حدیث: ۳۵۲۶ ماخوذاً) D ذکرِ الٰہی عذابِ الٰہی سے نجات دلاتا ہے۔(موطا امام مالک، کتاب القران، باب ماجاء فی ذکر اللہ تبارک و تعالی، ص ۱۲۳، حدیث: ۵۰۱) D کثرت سے ذکر کرنے والے قیامت کے دن بلند درجے میں ہوں گے۔(شرح السنۃ، کتاب الدعوات، باب فضل الذکر...الخ، ۳/ ۲۹۸، حدیث ۱۲۴۷ ماخوذاً، دار الفکر بیروت) (نیکیوں کا ثواب ح ۱، ص ۱۰۸)

www.farzuloom.net

----

(02): ”دُرُودِ پاک پڑھنے کے فائدے اور ثوابات“

D دُرود شریف پڑھنا عِبادت ہے۔D دُرُود تمام نَفل عِبادتوں میں اَفْضل ہے۔D دُرود پڑھنے والے پر اللہ پاک درود بھیجتا ہے، اس کے لئے فرشتے رَحمت کی دُعائیں کرتے ہیں، اس کے دَرَجات بلند ہوتے ہیں D دُرود گُناہوں کا کفارہ ہے۔D دُرود پڑھنے سے اَعْمال پاک ہوتے ہیں۔D دُرود پڑھنے والے کو ایک قیراط اَجْر ملتا ہے اور قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔D دُرُود پڑھنے والے کے لئے شفاعت واجِب ہو جاتی ہے۔D دُرُودِ پاک کی برکت سے اللہ پاک کی رِضا اور رَحمت ملتی، غضبِ الٰہی سے امان نصیب ہوتا ہے۔D دُرُود پڑھنے والا قِیامت کے دِن سایۂ عرش میں ہو گا۔D دُرُود پڑھنے والا قِیَامت کی پیاس سے محفوظ رہے گا۔D دُرود پڑھنے والا پُل صِراط پر آسانی اور تیزی سے گزرے گا۔D دُرود پُل صِراط کا نور ہے۔D دُرود پڑھنے والا نَزع کی سختی سے محفوظ رہے گا۔D دُرود پڑھنے والا مرنے سے پہلے جنّت میں اپنا مکان دیکھ لے گا۔D دُرودِ پاک مجلس کی زینت ہے۔ D دُرود پڑھنے سے پریشانیوں سے نجات ملتی، دُکھ دور ہوتے، مصیبت ٹلتی اَور رِزْق میں برکت ہوتی ہے۔ D کثرت سے دُرود پڑھنے والا روزِ قیامت حُضُور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زیادہ قریب ہو گا۔D دُرود پڑھنے والے سے قِیامت کے دِن حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُصَافحہ فرمائیں (یعنی ہاتھ مِلائیں) گے۔D دُرود پڑھنے سے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب ملتا ہے۔D دُرود پڑھنے سے دِل پاک ہوتا ہے۔D ایک بار دُرود پڑھنے سے دَس رحمتیں نازِل ہوتیں، دس گُناہ معاف ہوتے، دَس دَرَجات بلند ہوتے اور دس نیکیاں ملتی ہیں۔ D دُرود پڑھنے سے دُعا قبول ہوتی ہے۔D دُرود پڑھنے سے عشقِ رسول میں اضافہ ہوتا ہے۔D دُرود پڑھنے والے سے فرشتے مَحَبَّت کرتے ہیں۔D دُرود ہر بھلائی پانے، ہر بُرائی دور کرنے کا ذریعہ ہے۔D دُرودِ پاک کی کثرت اہلِ سنت کی علامت ہے۔(آب کوثر، ص۸ تا ۱۴ ملخصًا، مکتبۃ المدینہ کراچی) (نیکیوں کا ثواب ح ۱، ص ٦٣)

----

(03): ”سنّت پر عمل کا ثواب“

D سنتِ رسول پر عمل جنت میں داخلے کا سبب ہے۔(حدیث پاک میں ہے: جس نے پاکیزہ کھانا کھایا اور سنت کے

www.farzuloom.net

مطابق عمل کیا اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہے وہ جنت میں داخل ہو گا۔)(مستدرك، كتاب الاطعمة، باب ذكر معيشة النبى،٥/ ١٤٢، حديث: ٤١٥٥) Dفسادِ امت کے وقت سنت پر عمل کرنے والے کو شہادت کا ثواب ملتا ہے۔(الترغيب والترهيب، كتاب الايمان، باب الترغيب فى اتباع الكتاب والسنة،ص٣٤،حديث:٥) D نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی مبارک سنت پر عمل کرنے والوں کو حدیث مُبارَکہ میں ہدایت یافتہ ہونے کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔(مسند بزار، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص،٦/ ٣٣٨، حديث:٢٣٤٥) Dنیک لوگوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے نبی عَلَيْهِ السَّلَام کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔(فیضان ریاض الصالحین،۳/۵۵، مکتبۃ المدینہ کراچی) Dسنتِ مصطفےٰ پر عمل کرنے والے خوش نصیب لوگ گمراہی سے محفوظ رہتے ہیں (فرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: میں نے تم لوگوں میں دو ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ جب تک ان دونوں پر مضبوطی کے ساتھ عمل کرتے رہو گے ہر گز ہر گز گمراہ نہیں ہوگے۔(۱)کتابُ الله (قرآن کریم)(۲)سنتِ رسول۔(موطاامام مالک، كتاب القدر، باب النهى بالقول بالقدر،ص٤٧٩،حديث:١٧٠٨)) D سنت مصطفےٰ سے مَحبَّت، حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے محبت ہے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے محبت کرنے والا جنت میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا پڑوسی ہوگا۔(مشكاة المصابيح،كتاب الايمان،باب الاعتصام بالكتاب و السنة،١/٥٥، حديث:١٧٥)

سنت پر عمل نہ کرنے کے نقصانات :

D سنت پر عمل نہ کرنے والا شفاعت مصطفےٰ سے محروم ہو گا۔(حدیث پاک میں ہے: جس نے میری سنت کو ضائع کیا اس پر میری شفاعت حرام ہے) (تفسير روح البيان، پ٥، النساء، تحت الآية:٦٥، ٢/٢٣٦) D سنت مبارکہ کو چھوڑ دینا گمراہی کا سبب ہے۔(مسلم، كتاب المساجد و مواضع، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى،ص٢٣٨، حديث:٦٥٤) Dسنت چھوڑنے والے کا دل مردہ ہونے کا خطرہ ہے۔(احياء العلوم، كتاب شرح عجائب القلب، بيان تسلط الشيطان على القلب...الخ،٣/٤٨،ملخصًا) D سنت مبارکہ کی مخالفت ناشکری ہے۔(مصنف عبدالرزاق، كتاب الصلاة، باب الصلاة فى السفر،٢/ ٣٤٣، حديث:٤٢٩٢) D بلاعذر سنت چھوڑنے کا عادی حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مُبارَک گروہ سے نکل جاتا ہے (حدیث پاک میں ہے: جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں)۔(بخاری،كتاب النكاح، باب

الترغیب فی النکاح،ص۱۳۰۷حدیث: ۵۰۶۳) D سنت رسول پر عمل نہ کرنے والا ہلاکت میں مبتلا ہوگا۔(صحیح ابن خزیمہ،کتاب الصیام، باب استحباب صوم...الخ، ص۴۸۵، حدیث:۲۱۰۵ ماخوذًا) (نیکیوں کا ثواب ح۱، ص ۱۱۳)

----

(04):"مسجد آباد کرنے کے فائدے اور ثواب"

Dمسجد اللہ پاک کا گھر ہے۔ Dمسجد مومِن کا باغ ہے۔(علم القلوب، باب النیۃ فی جلوس...الخ، ص۱۹۴، دار الکتب العلمیۃ بیروت)Dمسجد آخِرت کا بازار ہے (یعنی یہاں آکر، عِبَادت کر کے اللہ پاک سے جَنّت لینے کے اسباب کئے جاتے ہیں)۔(تفسیر قرطبی، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ:۳۶، ۱۷۷/۶دار الفکر بیروت) Dمسجد شیطان سے بچنے کا مضبوط ترین قلعہ ہے۔(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، ما جاء فی لزوم المساجد، ۱۷۲/۸، حدیث:۴ ملتان)Dجس کا گھر مسجد ہو، اللہ پاک اس کی مغفرت، رحمت اور پُلِ صراط سے بحفاظت گزارنے کا ضامِن بن جاتا ہے۔(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، ما جاء فی لزوم المساجد، ۱۷۲/۸، حدیث:۱)(**مسجد کو گھر بنانے کا مطلب:** وہاں اتنی کثرت سے وَقْت گزارنا جیسے گھر میں گزارتے ہیں یا مسجد میں دِل ایسے لگنا، جیسے گھر میں لگتا ہے)۔ Dجو مسجد کی طرف چلے، اللہ پاک اس کا ضامِن ہے، زِندہ رہے تو رِزْق دیا جائے، مر جائے تو جَنّت میں داخِل ہو۔(صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، ذکر الامر بابتداء السلام ...الخ،ص۲۵۰، حدیث:۴۹۹ بتقدم وتاخر، دار المعرفۃ بیروت)Dجو مسجد سے مَحَبَّت کرے، اللہ پاک اسے اپنا محبوب (یعنی پیارا) بنالیتا ہے۔(معجم اوسط، ۵۷۹/۳، حدیث: ۶۰۱۶)Dمسجد میں آنے والا اللہ پاک سے ملاقات کرنے والا ہے۔(معجم کبیر، ۴۰۰/۴، حدیث: ۶۳۸۳) Dمسجد جانے والے کے قدم زمین کے جس حصّے پر پڑتے ہیں، روزِ قِیَامت تَحْتُ الثَّرٰی (زمین کے سب سے نیچے کا طبقے) تک وہ حصّے نیکیوں والے پلڑے میں رکھے جائیں گے۔(علم القلوب، باب نیۃ الاختلاف فی المساجد، ص۱۸۸) Dمسجد میں دِل لگنا کامِل ایمان کی نشانی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جب تم کسی کو مسجد میں آتا جاتا دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دے دو۔(ترمذی، کتا ب الایمان،باب ما جاء فی حرمۃ الصلاۃ، ص۶۱۷، حدیث:۲۶۱۷)Dجو سب سے پہلے مسجد آئے اور سب سے آخِر میں باہر نکلے، حدیثِ پاک میں اسے سب سے بہترین بندہ فرمایا گیا۔Dمسجد آباد کرنے والوں کی بَرَکت سے اللہ پاک اپنا عذاب روک لیتا ہے۔(شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی

www.farzuloom.net

المساجد،٨٢/٣، حديث:٢٩٤٦)D مسجد میں آنا، یہاں بیٹھنا عِبَادت ہے۔ D مسجد کی طرف اُٹھنے والے ہر قدم پر نیکیاں ملتی ہیں۔ D مسجد آنے والا عزت پاتا ہے۔ D مسجد میں آنے والوں کے لئے عِلْمِ دین سیکھنے کے مواقع بڑھ جاتے ہیں۔ D جو مسجد سے تکلیف دِہ چیز نکالے، اللہ پاک اس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا۔(ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات،باب تطهير المساجد وتطييبها، ص١٣٠، حديث:٧٥٧)(نیکیوں کا ثواب ح١، ص ٥٢،٥٣)

---

(05): "دُعا کے فائدے اور ثوابات"

D دُعا افضل عِبَادت ہے۔(فیضانِ دعا، ص ٥١، مکتبہ اہلسنت فیصل آباد) D دُعا عِبَادت کا مغز ہے۔(ترمذی، كتاب الدعوات، باب ما جاء فی فضل الدعاء، ص٧٧٧، حديث:٣٣٧١) D دُعا مانگنا تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنّت ہے۔ D دُعا بَرَکت کا ذریعہ ہے۔ D دُعا اللہ پاک سے ہم کلامی ہے۔ D دُعا عافیت کا ذریعہ ہے۔ D دُعا مانگنے والے کا یقین بڑھ جاتا ہے۔ D دُعا مانگنے والا شیطانی تکبُّر سے بری ہو جاتا ہے۔ D دُعا کرنے والے کے لئے فرشتے دُعا کرتے ہیں۔(فیضان دعا، ص١٨٦-١٨٧ملتقطاً) D دُعا رَحمَت کی چابی ہے۔(مسند الفردوس، ٢٢٤/٢، حديث:٣٠٨٦) D دُعا اللہ پاک کو محبوب (یعنی پیاری) ہے۔ D دُعا کرنے والے کی آواز اللہ پاک کو محبوب ہے۔(كنز العمال، كتاب الأذكار، باب الثامن فی الدعاء، جز ٢، ٣٩/١، حديث:٣٢٦١ملخصًا) D دُعا کرنے والے کی طرف حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام مُتَوَجّہ ہوتے ہیں۔ D دُعا مومِن کا ہتھیار ہے۔(مسند ابی يعلى، مسند جابر بن عبد الله، ١٢٣/٢، حديث:١٨١٢) D دُعا دین کا ستون ہے D دُعا آسمان وزمین کا نور ہے۔(مستدرك،كتاب الدعاءوالتكبير...الخ، باب الدعاء سلاح ...الخ، ١٦٢/٢، حديث:١٨٥٥) D دُعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے۔(ابن ماجہ، كتاب الفتن، باب العقوبات، ص٦٤٩، حديث:٤٠٢٢بتقدم وتأخر) D دُعا بلاؤں کو دُور کرتی ہے۔(كنز العمال، كتاب الأذكار، باب الثامن فی الدعاء، جز ٢، ٢٨/١، حديث:٣١١٨) (نیکیوں کا ثواب ح١، ص ٥٩)

---

(06): "ہمیشہ باوضو رہنے کے فائدے اور ثوابات"

D ہر وَقت باوُضو رہنا عِبَادَت ہے۔(احیاءالعلوم، کتاب آداب الاکل، 26/2) D ہمیشہ باوُضو رہنا مومِن کی علامت ہے۔(حدیث پاک میں ہے مومن ہی ہر وَقت باوُضو رہ سکتا ہے۔)(ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننہا، باب المحافظۃ علی الوضوء، ص58، حدیث:277

ماخوذًا) D باوُضُو سونے والے کے لئے اللہ پاک کا نوری فرشتہ دعائے مَغْفِرَت کرتا ہے۔(ابن حبان، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، ص385، حدیث:1051) D باوُضو سونے والا روزہ رکھ کر عِبادَت کرنے والے کی طرح ہے۔(مسند الفردوس، 2/463، حدیث:3981) D باوُضُو مرنے والا شہید ہے۔(حدیث پاک میں اگر تم ہمیشہ باوُضُو رہنے کی قدرت رکھتے ہو تو ایسا ہی کرو کیونکہ مَلَکُ الموت جب کسی بندے کی روح حالتِ وضو میں قبض کرتا ہے تو اس کے لئے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔) (شعب الایمان، باب الطہارۃ، 3/29، حدیث:2783) D ہمیشہ باوُضُو رہنے سے رزق میں وسعت اور کشادگی آتی ہے۔(کنزالعمال، کتاب المواعظ والرقائق...الخ، باب خطب النبی ومواعظہ، جز16، 8/54، حدیث:44147ماخوذًا) D بعض صوفیا فرماتے ہیں: پاک کپڑوں میں رہنا، پاک بستر پر سونا ہمیشہ باوضو رہنا دل کی صفائی کا ذریعہ ہے۔(مرآۃ المناجیح، 1/468) D باوضو رہنے سے خود اعتمادی کی دولت میسر آتی اور احساسِ کمتری سے چھٹکارا ملتا ہے۔(حافظہ کیسے مضبوط ہو؟ ص96 بتصرف) D ہمیشہ باوُضُو رہنے والے سے نگہبان فرشتے مَحبَّت رکھتے ہیں۔(حلیۃ الاولیاء، سفیان الثوری، 7/64، رقم:9631ماخوذًا) D باوُضُو سونے والا شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔(فیضان ریاض الصالحین، 2/58) D بندہ جب باوُضُو سوتا ہے تو اس کی روح عرش کی جانب پرواز کر جاتی ہے اور اس حالت میں اس کے خواب سچے ہوتے ہیں۔(معجم اوسط، 4/65، حدیث:5220) D صحت کو برقرار رکھنے کے لئے باوضو رہنا ایک بہترین عمل ہے۔(وضو کا ثواب، ص3) D باوُضُو رہنے والے افراد کا چہرہ خوبصورت، تروتازہ اور بارونق ہو جاتا ہے۔(وضو کا ثواب، ص13) D بعض عارفین فرماتے ہیں: جو ہمیشہ باوُضو رہے اللہ کریم اُس کو سات فضیلتوں سے مشرف فرماتا ہے: (۱) فرشتے اس کی صحبت میں رَغبت کرتے ہیں، (۲) قَلَم اُس کی نیکیاں لکھتا ہے، (۳) اُس کے اَعضا تسبیح کریں کرتے ہیں، (۴) اُس کی تکبیرِ اُولیٰ فوت نہیں ہوتی، (۵) وہ جب سوتا ہے اللہ پاک کچھ فرشتے بھیجتا ہے کہ جِنوں اور انسانوں کے شَر سے اُس کی حِفاظت کرتے ہیں، (۶) موت کی سختیاں اس پر آسان ہو جاتی ہیں (۷) جب تک باوُضو رہتا ہے اللہ کی اَمان میں رہتا ہے۔(مفاتیح الجنان شرح شرعۃ الاسلام، فصل فی تفضیل سنن الطہارۃ، ص97)(نیکیوں کا ثواب ح۲، ص ۲۱۵)

---

(07): "سلام اور جواب کے فائدے اور ثوابات"

D کسی مسلمان کو سلام کرنا جنت کو واجب کرنے (معجم کبیر، 9/238، حدیث:17918 ملخصًا) اور مغفرت کروانے والے اعمال میں سے ایک عمل ہے۔(معجم کبیر، 9/238، حدیث:17920) D سلام کرنے والے مسلمان کو صدقہ کرنے کا ثواب

www.farzuloom.net

ملتا ہے۔(حلیۃ الاولیاء، سفیان الثوری، 7/119، رقم:9859ماخوذًا) D مسلمانوں کو سَلام کرنا اِسلام کا بہترین عمل ہے۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام، ص74، حدیث:12 ملخصًا) D سلام کرنے سے آپس میں مَحبَّت پیدا ہوتی ہے۔(ابوداود، کتاب الادب، باب افشاء السلام، ص809، حدیث:5193) D سلام میں پہل کرنے والا اللہ پاک کا مُقرَّب بندہ ہے۔(ابوداود، کتاب الادب، باب فی فضل من بدا بالسلام، ص810، حدیث:5197 ملخصًا) D سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بری ہو جاتا ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، 6/433، حدیث:8786) D سلام کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔(جامع صغیر، ص36، حدیث:487) D اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں، ساتھ میں وَ رَحْمَۃُ اللہِ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ملتی ہیں۔(ابوداود، کتاب الادب، باب کیف السلام، ص810، حدیث:5195 ملخصًا) D گھر میں داخِل ہوتے وقت سلام کرنے سے گھر میں اتفاق، رزق میں برکت اور نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔(مرآۃ المناجیح، 1/448 ملخصًا) D سلام کرنا حفاظت و سلامتی کا سبب ہے۔ حدیث پاک میں ہے: سلام کو عام کرو سلامتی پالو گے۔(ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام ...الخ، ص249، حدیث:491 ملخصًا) D حدیث پاک میں ہے: جس نے سلام کا جواب دیا ثواب پائے گا۔(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب التغلیظ فی ترک السلام، ص137، حدیث:211) D سلام کا جواب دینا ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔(عمدۃ القاری، کتاب الایمان، باب امور الایمان، 1/202، تحت الحدیث:9) D سلام کرنے والا مسلمان کا حق ادا کرنے کا ثواب پاتا ہے۔(بخاری، کتاب الجنائز، باب الامر باتباع الجنائز، ص355، حدیث:1240 ماخوذًا) D سلام کا جواب دینے والے کو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بہترین شخص قرار دیا ہے۔(مسند امام احمد، مسند الانصار، 9/701، حدیث:24649 ملخصًا)

سلام نہ کرنے اور جواب نہ دینے کے نقصانات :

D حدیثِ پاک میں ہے لوگوں میں سب سے بڑا بخیل (کنجوس) وہ ہے جو سلام کرنے میں کنجوسی کرے۔(معجم اوسط، 4/166، حدیث:5591) D جس نے سلام کا جواب نہ دیا وہ ہم سے نہیں۔(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب التغلیظ فی ترک السلام، ص137، حدیث:211) D سلام نہ کرنے اور اس کا جواب نہ دینے کا بہت بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ ان تمام فوائد اور ثوابات سے محرومی ہے جو سلام کرنے اور اس کا جواب دینے کی صورت میں حاصل ہوتے ہیں۔(نیکیوں کا ثواب ج۲، ص ۲۲۵)

----

www.farzuloom.net

(08): ”نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے سے متعلق مختلف احکام“

(1) **نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کی چند صورتیں:** (۱) اگر غالب گمان ہو کہ سامنے والا نصیحت قبول کرلے گا اور برائی سے رُک جائے گا تو ایسی صورت میں نصیحت کرنا واجب ہے خاموش رہنا جائز نہیں۔ (۲) اگر غالب گمان ہو کہ نصیحت کرنے پر لوگ بُرا بھلا کہیں گے یا مار پیٹ کریں گے جس سے دشمنی اور عداوت پیدا ہوگی تو ان صورتوں میں خاموش رہنا افضل ہے۔ (۳) اگر مار پیٹ پر صبر کرلے گا تو مجاہد ہے ایسے شخص کو نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر جانتا ہے کہ نصیحت قبول نہ کریں گے اور مار پیٹ و گالی گلوچ کا اندیشہ بھی نہیں تو نصیحت کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس صورت میں نصیحت کرے۔ (الفتاوی الہندیۃ، کتاب الکراہیۃ، الباب السابع عشر: فی الغناء واللہو...الخ، 342/5) (2) برائی دیکھنے والے پر لازم ہے کہ اس سے روکے اگرچہ وہ خود اس برائی میں مبتلا ہو اس لیے کہ شریعت نے برائی سے بچنا اور دوسرے کو اس سے روکنا یہ دونوں باتیں لازم کی ہیں لہٰذا خود برائی سے نہ بچنے کی صورت میں دوسرے کو روکنے سے بری الذمہ نہیں ہوگا۔ (الفتاوی الہندیۃ، کتاب الکراہیۃ، الباب السابع عشر: فی الغناء واللہو...الخ، 342/5) (3) جہاں کوئی شخص کسی برائی کو روکنے پر قادر ہو وہاں اس پر برائی سے روکنا فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، پ4، اٰل عمران، تحت الآیۃ: 104، 27/2) فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: تم میں سے جو برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان کے ذریعے روکے، اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو دل میں برا جانے اور یہ کمزور ایمان والا ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النہی عن المنکر...الخ، ص42، حدیث: 78)

نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے کے فائدے اور ثوابات :

D نیکی کا حکم کرنا اور بُرائیوں سے روکنا بہترین جہاد ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ4، اٰل عمران، تحت الآیۃ: 104) D نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا کامیابی کا ذریعہ ہے۔ (پ4، اٰل عمران: 104 ماخوذاً) D نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے والے کے لئے اللہ پاک ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عِبادت کا ثواب لکھتا ہے اور اُسے جہنم کی سزا دینے میں حَیا فرماتا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، ص65) D جنّتُ الفردوس خاص اُس شخص کے لیے ہے جو نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے۔ (تنبیہ المغترین، من اخلاق السلف...الخ، امرہم بالمعروف ونہیہم عن المنکر...الخ، ص201) D نیکی کا

راستہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔(ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعلہ، ص628، حدیث:2670) D نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا جہنم سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ...الخ، ص362، حدیث:1007 ملخصاً) D جو اچھی باتوں کا حکم دے، برائیوں سے روکے وہ اللہ پاک، اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور اس کی کتاب قرآن پاک کا خلیفہ ہے۔(مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ص65) D نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنع کرنا صَدَقہ ہے۔(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی صنائع المعروف، ص478، حدیث:1956) D نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والے زمین میں اللہ پاک کے ایسے مجاہدین ہیں جو شہدا سے افضل ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے اور وہ زمین میں چلتے پھرتے ہیں، D اللہ پاک ان کی وجہ سے آسمانی فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے۔(احیاء العلوم، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، الباب الاول: فی وجوب الامر بالمعروف...الخ، 2/382 ملخصاً) D جس نے نیکی کا حکم دیا، برائی سے منع کیا اور لوگوں کو اللہ پاک کی اطاعت کی طرف بلایا تو اسے دنیا اور قبر میں اللہ پاک کا قُرب اور قیامت کے دن اللہ پاک کے عرش کا سایہ نصیب ہو گا۔(حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، 6/36، رقم:7716 ملخصاً) D نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والا بندہ بلند ترین بالا خانے میں ہو گا جو شہدا کے بالاخانوں سے بڑھ کر ہوں گے، ان میں سے ایک بالاخانے کے 3 لاکھ دروازے ہوں گے جو یاقوت اور سبز زُمُرُّد سے بنے ہوں گے اور ہر دروازے پر ایک نور ہو گا اور ان میں سے ایک شخص 3 لاکھ حُوروں سے نکاح کرے گا جن کی نگاہیں کسی اور طرف نہیں اٹھیں گی جب بھی وہ کسی ایک حُور کی طرف نظر کرے گا تو وہ کہے گی: کیا تمہیں فلاں فلاں دن یاد ہے جس میں تم نے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا تھا؟ جب بھی وہ ان میں سے کسی کی طرف دیکھے گا تو وہ اس کو اُس مَقام کی یاد دلائے گی جہاں اس نے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا تھا۔(احیاء العلوم، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، الباب الاول: فی وجوب الامر بالمعروف...الخ، 2/382 ملخصاً)

نیکی کی دعوت نہ دینے اور برائی سے نہ روکنے کے نقصانات :

D فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جب میری امت نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا چھوڑ دے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی۔(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الامر بالمعروف...الخ، 2/212، حدیث:67) D حضرت ابو دردا فرماتے ہیں: اے لوگو! تمہیں لازمی طور پر نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہو گا ورنہ اللہ پاک تم پر ظالم حکمران مُسلَّط کر دے گا جو تمہارے بڑوں کی بزرگی کا خیال نہیں رکھے گا اور تمہارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرے گا، تمہارے نیک

لوگ اس کے خلاف دعامانگیں گے لیکن ان کی دعاقبول نہ ہوگی اور تم مدد مانگوگے لیکن تمہیں مدد نہ ملے گی۔(احیاءعلوم الدین،کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، الباب الاول فی وجوب الامر بالمعروف...الخ،2/383) D جس نے نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا چھوڑ دیا وہ گویا مؤمنین کی صف سے نکل گیا۔(احیاءعلوم الدین، کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر،الباب الاول،2/378ملخصًا)(نیکیوں کا ثواب ح۲، ص ۲۴۸)

----

(09):"اللہ سے ڈرنے کے فائدے وثوابات"

Dخوف خدا رکھنے والوں کے لئے دو جنتیں ہیں۔(پ ۲۷، الرحمٰن: ٤٦ ماخوذًا)D اپنے دل میں خوفِ خدا بسانے والوں کو جنت کے باغات اور چشمے عطا کئے جائیں گے۔(پ ١٤، الحجر ٤٥ ماخوذًا)Dخوف خدا رکھنے والوں کو اللہ کی مَدد حاصِل ہوتی ہے ۔(پ ١٤، النحل: ١٢٨)Dاللہ پاک ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔(پ٢، البقرۃ:١٩٤) Dاللہ سے ڈرنے والے کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔(پ٩، الاعراف:١٥٤) Dاللہ ڈروالوں کا دوست ہے۔(پ٢٥، الجاثية:١٩) Dخوفِ خدا رکھنے والے خوش نصیبوں سے اللہ کریم محبت فرماتا ہے۔(پ١٠،التوبة:٧)Dخوفِ خدا اَعمال کی قبولِیَّت کا سَبَب ہے۔(پ ٦،المائدة:٢٧ ماخوذًا) D اپنے رب سے ڈرنے والے سَعَادَت مند اس کی بارگاہ میں مُقرّب قرار پاتے ہیں۔(پ ٢٦، الحجرات: ١٣ماخوذًا) Dاللہ پاک کا خوف دنیا و آخِرَت میں کامیابی کا سامان ہے۔(پ١٨، النور:٥٢ ماخوذًا)Dجو اللہ سے ڈرے، اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔(پ٢٨، الطلاق:٢،٣) Dخوفِ خدا دنیا اور آخِرَت کی ہر بھلائی کی اصل ہے۔(حلية الاولياء، ابوسليمان الدارانی،٢٧٢/٩، رقم:١٣٨٦٩)Dجو شخص اللہ پاک سے ڈرتا ہے ، ہر چیز اس سے ڈرتی ہے۔(شعب الايمان ،باب فی الخوف من الله تعالى،٥٤٠/١ ،حديث:٩٧٤)Dاللہ پاک سے ڈرنے والوں کی خطائیں اس طرح جھڑتی ہیں جیسے خشک دَرَخُت سے اس کے پتے جھڑتے ہیں۔(مسند بزار، مسند العباس بن عبد المطلب،١٤٨/٤، حديث:١٣٢٢)Dاللہ کریم کا خوف جہنّم سے رہائی کا ذَرِیُعَہ ہے۔(ترمذی ،کتاب صفة جهنم ،باب من جاء ان للنار...الخ،ص٦١١ ،حديث:٤٥٩٤ماخوذًا)Dزیادہ خوف خدا رکھنے والا زیادہ عقل مند ہے۔(احياء العلوم ،كتاب الخوف والرجاء ،١٩٧/٤)Dخوف خدا سے رونے والوں کو اللہ پاک اپنے عَرُش کا سایہ عطا فرمائے گا۔(شعب الايمان

،باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۴۸۷/۱ ،حدیث:۷۹۳)D خوف خدا بہت بڑی نیکی ہے اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔(مر آۃالمناجیح،۳/۳۷۲)D خوف خدا شہوات کو توڑ دیتا، دنیا سے بے رغبت کر دیتا اور زبان کو ذکرِ دنیا سے روک دیتا ہے ۔(شعب الایمان ،باب فی الخوف من اللہ تعالی،۵۱۳/۱ ،حدیث:۸۸۶)D نفس کی خواہشات ہلاکت میں ڈال دیتی اور خوفِ خدا اس سے شفا دیتا ہے۔(شعب الایمان ،باب فی الخوف من اللہ تعالی،۵۱۱/۱ ،حدیث:۸۷۶)

خوفِ خدانہ کرنے کے نقصانات:

D جس دل سے خوف دور ہوجاتا ہے وہ ویران ہوجاتا ہے ۔(احیاء العلوم ،کتاب الخوف والرجاء ،۱۹۸/٤)D جو اللہ پاک کے سوا کسی اور سے ڈرتا ہے تو اللہ پاک اسے ہر شے سے خوف زدہ کرتا ہے۔(شعب الایمان ،باب فی الخوف من اللہ تعالی،۵٤۰/۱ ،حدیث:۹۷٤)D جس شخص کے دل میں خوفِ خدانہ ہو اس کے ظاہری اعضا بھی خوفِ خدا سے خالی ہو جاتے ہیں۔(احیاء العلوم،کتاب آداب المعیشة و اخلاق النبوة ،٤۳۷/۲)D اگر انسان کے دل میں خوفِ خدانہ ہوتو وہ سرکشی اور بغاوت جیسے برے کاموں میں پڑ جاتا ہے۔(فیضان ریاض الصالحین،۴/۵۹۲) (نیکیوں کا ثواب ج۲، ص ۱۳۶)

---

(10):"حُسنِ ظن کے فائدے اور ثوابات"

D حُسنِ ظَن ایک اچھی عِبادَت ، باعِث اجر وثواب اور جنت میں لے جانے والا کام ہے۔D حُسنِ ظَن بخشش کا سبب ہے۔(احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب،۴۲۹/۳ ماخوذاً)D حُسنِ ظَن کی بدولت بُرے خیالات سے نجات مل جاتی ہے۔D اچھا گمان کرنے میں کوئی نُقصان نہیں بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے جبکہ بُرے گمان میں سَراسَر نُقصان ہے۔D اچھے اور نیک گُمان کے باعِث مسلمانوں کی عزت و آبرو کی حفاظت ہوتی ہے۔D حُسنِ ظَن سے مَحبَّت اور بھائی چارہ قائم ہوتا ہے۔D حُسنِ ظَن سے احترامِ مسلم پیدا ہوتا ہے۔D اپنے مسلمان بھائی سے نیک گُمان کرنے کی بَرَکت سے بغض وکینہ دور ہوتا ہے۔D اچھا گمان کرنے سے قلبی سکون حاصِل ہوتا ہے۔D حُسنِ ظَن معاشرے میں اَمن وسکون اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں اضافے کا سبب ہے۔D اچھا گُمان بغیر کچھ عَمَل کیے اجر وثواب کا حقدار بنا دیتا ہے۔(نیکیوں کا ثواب ج۲، ص ۱۵۸)

(11): ”مصیبت پر صَبْر کے فائدے اور ثوابات“

D مصیبت پر صبر کرنا اللہ پاک کے نزدیک افضل نیکی ہے۔(کنز العمال،کتاب المواعظ والرقائق...الخ، جز :١٦، ٨ / ٥٤ ، حدیث : ٤٤١٤٧) D جسے مُصِیْبَت پر صَبْر کرنے والا بدن ملا، اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔(معجم کبیر،٢٩٧/٥، حدیث:١١١١١) Dاللہ کریم مُصِیْبَت پر صَبْر کرنے والوں کو اپنے علم اور حِلْم سے حِصّہ عطا فرماتا ہے۔(مستدرک ،کتاب الجنائز ،باب المریض یکتب لہ من الخیر...الخ ،٦٦٩/١،حدیث:١٣٢٩) Dقِیامَت کے دن مُصِیْبَت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا تو ان کے لئے نہ تو مِیزان نَصب کیا جائے گا اور نہ ہی ان کا اَعمال نامہ کھولا جائے گا۔ پھر ان پر اجر نچھاور کیا جائے گا تو وہاں موجود دنیا میں عَافِیَّت کے ساتھ رہنے والے لوگ اللہ کے دیئے ہوئے اس ثواب کو دیکھ کر تمنا کریں گے کہ کاش! دنیا میں ان کے جِسْم قینچیوں سے کاٹ دیئے جاتے۔(معجم کبیر، ١١٥/٦، حدیث:١٢٦٥٨) Dاللہ کریم جب کسی قوم سے مَحبَّت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مُبْتَلا کر دیتا ہے تو جو اس کے فیصلے پر راضی ہو اس کے لئے ربّ کی رضا ہے ۔(ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء ،ص٦٥١ ،حدیث: ٤٠٣١) Dمسلمان کو جو مُصِیْبَت پہنچتی ہے حتی کہ کانٹا بھی چُبھے تو اس کی وجہ سے یا تو اللہ کریم اس کا کوئی ایسا گناہ مٹا دیتا ہے جس کا مٹانا اسی مُصِیْبَت پر مَوْقُوف ہوتا ہے یا اسے کوئی بزرگی عطا فرماتا ہے کہ بندہ اس مُصِیْبَت کے عِلاوہ کسی اور ذریعے سے اس تک نہ پہنچ پاتا۔(موسوعة ابن ابی دنیا، کتاب المرض والکفارات، ٢٩٣/٤، حدیث:٢٤٢) Dمصیبت اپنے صاحب کا چہرہ اس دن چمکائے گی جس دن چہرے سیاہ ہوں گے۔(معجم اوسط ، ٢٩٠/٣، حدیث:٤٦٢٢) Dجو مُصِیْبَت آنے پر راضی رہتا ہے وہ اللہ کریم کا محبوب بندہ بن جاتا ہے۔(مرقاۃ المفاتیح،کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض وثواب المرض، ٣٧/٤، تحت الحدیث:١٥٦٦) Dجو مُصِیْبَت پر حمدِ الٰہی کرتا ہے اللہ پاک اُس پر رحم فرماتا ہے۔(مرآۃ المناجیح، ٥٠٢/٢) Dجس نے مُصِیْبَت پر صَبْر کیا یہاں تک کے اس (مصیبت) کو اچھے صَبْر کے ساتھ لوٹا دیا، اللہ پاک اس کے لئے 300 درجات لکھے گا، ہر ایک دَرَجَہ کے درمیان زمین و آسمان کا فاصِلہ ہو گا۔(موسوعة ابن ابی دنیا، کتاب الصبر ، ٢٥/٤، حدیث:٢٤)

مصیبت پر صبر نہ کرنے کے نقصانات:

Dحضرتِ عبداللہ بِنُ مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُصِیْبَت ایک ہوتی ہے لیکن جب وہ کسی پر پہنچے اور وہ صَبْر نہ کرے تو دو مصیبتیں بن جاتی ہیں، ایک تو وہی مُصِیْبَت اور دوسری مُصِیْبَت صَبْر کے اجر کا ضائع ہونا اور یہ مُصِیْبَت پہلی سے بڑھ کر ہے۔(درة الناصحين، المجلس الخمسون فی بیان صبر ایوب ، ص۱۹۳)D مصیبت کے وقت رانوں پر ہاتھ مارنا مصیبت کے ثواب کو ضائع کر دیتا ہے۔(مسند الفردوس، ۲/ ۴۳۴، حدیث:۳۹۰۳)Dجو مُصِیْبَت پر بکواس بکتا ہے وہ سزا پاتا ہے۔(مرآۃ المناجیح،۲/۵۰۲بتصرف)D جس نے مُصِیْبَت پر صَبْر نہ کیا اور اللہ کریم کے فیصلے پر راضی نہ رہا تو اس کے لئے دنیا میں اللہ پاک کی ناراضی اور آخِرَت میں اس کا غضب ہے ۔ (مرقاۃ المفاتیح،کتاب الجنائز، باب عیادۃالمریض وثواب المرض،۳۷/۴، تحت الحدیث:۱۵۶۶)Dجو مُصِیْبَت آنے پر ناراض ہوتا ہے وہ اللہ پاک کا ناپسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔(مرقاۃ المفاتیح،کتاب الجنائز، باب عیادۃالمریض وثواب المرض،۳۷/۴، تحت الحدیث:۱۵۶۶) Dجو شخص صَبْر نہیں کرتا بلکہ روتا اور چیختا ہے اللہ کریم اسے نَفْس کے سپرد کر دیتا ہے پھر اسے شکوہ وشکایت سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔(تفسیرروح البیان ،پ۲۵، الشوری،تحت الآیۃ:۳۰،۸/۳۷۰) Dجو کسی مُصِیْبَت پہنچنے پر اپنے کپڑے پھاڑے، گال پیٹے ، گریبان چاک کرے یا اپنے بالوں کو نوچے تو وہ گویا ایسے ہے جیسے اس نے اپنے رَبِّ کریم سے جنگ کے لئے نیزہ اُٹھا لیا۔(الکبائر ، الکبیرۃ التاسعۃ والاربعون فی اللطم والنیاحۃوشق الجیوب...الخ ، ص۱۴۰)(نیکیوں کا ثواب ح۲، ص ۱۴۵)

---

(12):”مسجد کی تعمیر میں حصّہ لینے کے فائدے اور ثوابات“

Dمسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والے کے لئے جنت میں محل بنایا جاتا ہے۔Dتعمیرِ مسجد میں حصہ لینے والے کا جنتی محل دوسرے محلات سے ایسا افضل ہو گا جیسے مسجد دنیا کے دوسرے گھروں سے افضل ہے۔(مرآۃ المناجیح،۱/۴۳۳ملخصاً)Dمسجد بنانا یا اس کی تعمیر میں حصہ لینا صدقۂ جاریہ ہے۔ **امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:** مسجد بنانے والے کو ملنے والے ثواب کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ مسجد قیامت تک کے لیے مسجد ہوتی ہے اور جس نے مسجد بنائی ہوگی اُسے قیامت تک اس کا ثواب ملتا رہے گا۔(ملفوظات امیر اہلسنت،۱/۱۸۲)Dمسجد بنانا ایمان پر خاتمہ پانے کا عَمَل ہے۔”**تفسیر نعیمی**“میں ہے: مسجد بنانے یا اسے آباد کرنے یا وہاں باجماعت نماز ادا کرنے کا شوق صحیح مومن ہونے کی عَلامت (یعنی نشانی) ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ! ایسے لوگوں کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔(تفسیر

www.farzuloom.net

نعیمی،پ۱۰،التوبۃ، تحت الآیۃ:۱۸،۱۰/ ۲۰۴) D جو شخص مسجد میں روشنی کرے، جب تک اس کا چراغ (یا لائٹ وغیرہ) روشن رہے گا، اس کے لئے فرشتے **دعائے رحمت** کرتے رہیں گے۔(تفسیر نعیمی،پ۱۰،التوبۃ، تحت الآیۃ:۱۸،۱۰/ ۲۰۵) D مسجد بنانا گویا دِین کی حِفَاظت کا قلعہ تعمیر کرنا ہے۔ D مسجد بنانے والا اسلام کی شان و شوکت بڑھاتا ہے۔ D مسجد بنانے والا لوگوں کو باجماعت نماز پر مدد فراہَم کرتا ہے۔ D مسجد بنانے والا لوگوں کے دِین کی حِفَاظت کا سامان کرتا ہے۔

(نیکیوں کا ثواب ح۱، ص ۴۸)

----

www.farzuloom.net